

139531- نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں کی تعداد

سوال

کیا یہ بات صحیح ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے 99 نام ہیں، مثلاً: احمد، صدیق، امین وغیرہ۔ اگر یہ بات ایسے نہیں ہے تو پھر کس نے یہ بات مشہور کی ہے اور اسے لوگوں میں عام کیا ہے؟ مجھے امید ہے کہ آپ قرآن و سنت کی روشنی میں جواب دیں گے، جزاکم اللہ خیراً

پسندیدہ جواب

اول:

نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کتاب و سنت میں صراحت کے ساتھ کچھ نام آئے ہیں، چنانچہ قرآن کریم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام: محمد، اور احمد مذکور ہے، اسی طرح صحیح احادیث میں آپ کے دیگر متعدد نام بھی ثابت شدہ ہیں، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (میرے کسی نام میں: میں محمد ہوں۔ میں احمد ہوں۔ میں ماجی [مٹانے والا] بھی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری وجہ سے کفر کو مٹا دے گا۔ میں حاشر [جمع اور اٹھا کرنے والا] ہوں کہ لوگوں کو میرے بعد اٹھایا جائے گا۔ میں عاقب [آخر میں آنے والا] بھی ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔) اس حدیث کو امام بخاری: (4896) اور مسلم: (2354) نے روایت کیا ہے۔

اسی طرح سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: (آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اپنے نام بتلایا کرتے تھے، آپ نے فرمایا: میں محمد، احمد، مُقْتَضَى، حاشر، نبی التوبہ اور نبی الرحمہ ہوں۔) مسلم: (2355)

اور کچھ احادیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں کی حد بندی کی طرف بھی اشارہ موجود ہے، جیسے کہ صحیح بخاری: (3532) میں محمد بن جبیر بن مطعم اپنے والد رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (میرے پانچ نام ہیں: میں محمد اور احمد ہوں، میں ماجی ہوں میرے ذریعے اللہ تعالیٰ کفر مٹا دے گا، اور میں حاشر ہوں کہ لوگوں کو میرے بعد اٹھایا جائے گا، اور میں عاقب ہوں۔)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"محسوس یہ ہوتا ہے کہ یہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ کا لفظ بول کر مراد یہ لیا ہے کہ یہ نام میرے ہیں، مجھ سے پہلے کسی کا یہ نام نہیں ہے، یا اگر نام ہے تو اس کی اتنی قدر نہیں ہے جتنی میرے نام کی ہے، یا سابقہ اقوام میں یہ نام مشہور نہیں تھے۔ یہاں یہ مقصود نہیں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صرف یہی پانچ نام ہیں۔"

ایک موقف یہ بھی ہے کہ حدیث میں مذکور پانچ نام سابقہ کتابوں اور امتوں میں موجود ناموں سے زیادہ مشہور ہیں۔ "ختم شد

دوم:

نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں کو جمع کرنے کے لیے علمائے کرام نے متعدد تصانیف بھی لکھی ہیں جن کی تعداد 14 سے زائد ہے، اسی طرح سیرت نگاروں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں کے لیے خصوصی ابواب قائم کیے ہیں، جیسے کہ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے اپنی کتاب: "الشفاء بتعريف حقوق المصطفى" (1/228) میں کیا ہے، انہوں نے عنوان قائم کیا کہ: فصل ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں اور ان میں موجود آپ کی فضیلت کے بیان میں۔

اسی طرح علامہ ابن عساکر نے تاریخ دمشق میں مستقل باب قائم کیا ہے۔

علامہ بکر ابو زید رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں کے بارے میں متعدد تصنیفات لکھی گئیں ہیں، چنانچہ کشف الظنون اور ذیل کشف الظنون میں 14 کتابوں کے نام ذکر کیے گئے ہیں، جیسے کہ عبد اللہ بن محمد جہشی میانی کی کتاب: "معجم الموضوعات المطروقة فی التألیف الإسلامی" کے صفحہ: 435-436 میں مذکور ہے، یہ کتابیں علامہ ابن دحیہ، قرطبی، رصاع، سخاوی، سیوطی اور ابن فارس سمیت دیگر اہل علم کی ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں کے متعلق تفصیلات کتب سیرت، نبوی خصائص، اور شروحات احادیث میں مل سکتی ہیں، جیسے کہ عارضہ الاحوذی (10/281) میں ہے، ان کتابوں میں سیوطی کی کتاب: {الریاض الآنیفة فی شرح أسماء خیر الخلیفة} طبع بھی ہو چکی ہے۔ "ختم شد ماخوذ از: "معجم المناجی اللفظیة" (361)

سوم:

متعدد ناموں کے بارے میں اہل علم کا اختلاف ہے کہ کیا ان کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب کرنا جائز ہے یا نہیں؟ چنانچہ اس اختلاف کی وجہ سے ان ناموں کی تعداد میں بھی اختلاف پیدا ہو گیا۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں کی تعداد میں اختلاف کی اہم وجہ یہ بھی ہے کہ کچھ اہل علم نے قرآن کریم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جتنے بھی اوصاف دیکھے ان سب کو نام بھی شمار کر لیا، مثلاً: شاہد، بشر، نذیر، داعی اور سراج منیر، یہ تمام نام ایک ہی آیات میں مذکور ہیں، فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَبَشِيرًا وَنَذِيرًا. وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرًا جَانِبًا﴾

ترجمہ: اے نبی! یقیناً ہم نے آپ کو گواہی دینے والا، خوشخبری سنانے والا، ڈرانے والا، اللہ کے حکم سے اسی کی طرف دعوت دینے والا، اور روشن چراغ بنا کر بھیجا ہے۔ [الاحزاب:

[46-45

جبکہ دیگر اہل علم نے یہ موقف اپنایا کہ یہ اوصاف اور خوبیاں ہیں، نام نہیں ہیں۔

جیسے کہ امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"مذکور چیزیں اوصاف ہیں، تو انہیں نام قرار دینا مجازی طور پر ہے۔" ختم شد

"تہذیب الأسماء واللغات" (1/49)

اسی طرح علامہ سیوطی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"ان میں سے اکثر صفات ہیں۔" ختم شد

"تنویر الحواکک" (1/727)

علامہ بکر ابو زید رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"کچھ لوگوں نے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں کی تعداد بھی اللہ تعالیٰ کے ننانوے ناموں کے برابر بنانی ہوئی ہے، بلکہ تقریباً 70 کے قریب ایسے نام ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ہیں۔ صاحب کتاب: "دلائل الخیرات" جزوی نے ان ناموں کو 200 تک پہنچایا ہے۔

جبکہ ابن وحیہ نے اپنی کتاب: "المستوفی فی أسماء المصطفیٰ" میں ان ناموں کی تعداد کو 300 تک پہنچا دیا ہے۔

اور کچھ صوفیوں نے 1000 تک یہ تعداد پہنچا دی ہے، ان کا کہنا ہے کہ: اللہ تعالیٰ کے ہزار نام ہیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی 1000 نام ہیں۔ "ختم شد
"معجم النہای اللفظیہ" (ص/361)

اتنی بڑی تعداد کے بارے میں یہی کہا جائے گا کہ اس میں بہت زیادہ مبالغہ آرائی ہے، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام اتنی بڑی تعداد کے مقابلے میں بہت کم ہیں، نیز یہ بھی درست نہیں ہے کہ کتاب و سنت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جتنے اوصاف آئے ہیں انہیں نام قرار دے دیا جائے، پھر اس سے بڑی بات یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام بھی توقیفی ہیں، یعنی صرف انہی ناموں کو نام قرار دیا جائے گا جو کتاب و سنت میں بطور نام آئے ہیں، قرآن کریم اور صحیح احادیث میں ثابت شدہ ناموں میں اضافہ جائز نہیں ہے۔

علامہ بکر ابو زید رحمہ اللہ اس حوالے سے کہتے ہیں:

"ثابت شدہ شرعی نصوص میں آپ ﷺ کے نام اور اوصاف دونوں مذکور ہیں ناموں کی تعداد تھوڑی ہے جبکہ اوصاف کی تعداد زیادہ ہے، ان کے علاوہ جو کچھ بھی ہے اس کی کوئی دلیل نہیں ہے، اس لیے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ان کا اطلاق نہیں کیا جائے گا تاکہ ہمہ قسم کے افراط اور غلو سے انسان بچ سکے، یہ ممانعت اس وقت مزید سخت ہو جائے گی جب مزعومہ نام یا وصف بے دلیل ہونے کے ساتھ غلو اور اترا سے بھرپور ہو، ہم اپنی اس معجم میں اسی قسم کے ناموں کا ذکر کرنا چاہتے ہیں، تاکہ اللہ اور اس کے رسول سے غیر ثابت شدہ ناموں پر متنبہ کر سکیں، ان ناموں کی تعداد کافی زیادہ ہے اور یہ زیادہ تر طریقت کی کتابوں، اور خود ساختہ اذکار و اوراد میں ملتے ہیں، جیسے کہ جزوی کی کتاب دلائل الخیرات ہے، جیسے کہ: احد، وحید، منح، مدعو، غوث، غیاث، مقبل العشرات، صفوح عن الزلات، خازن علم اللہ، بحر انوارک، معدن اسرارک، مؤتی الرحمہ، نور الانوار، السبب فی کل موجود، جاء الرحمہ، میم الملک، دال الدوام، قطب الجلالہ، السراج جامع، الحجاب الاعظم، آیت اللہ۔

ان ناموں میں سے 99 نام قرآن کریم کے آخری صفحات پر طبع کیے جاتے تھے، اور پہلے صفحے پر اللہ تعالیٰ کے 99 نام طبع کیے جاتے تھے، ہندوستانی نسخوں میں ایسے کیا جاتا ہے۔ ہمارے شیخ مکرم الشیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ کو یہ موقع ملا کہ انہوں نے قرآنی نسخوں میں ایسا کرنے سے خبردار کیا کہ قرآنی نسخوں میں صرف قرآن ہی ہونا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس کاوش پر جزائے خیر سے نوازے۔ یہ نام مسجد نبوی شریف کی قبلے کی سمت والی دیوار پر اب بھی لکھے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے کسی کو توفیق دے گا کہ وہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کو کسی بھی ایسی چیز سے پاک کر دے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے اس کے لیے مدد مانگتے ہیں۔

اس کے بعد مجھے بہت اچھی گفتگو ملی جو الحمد للہ بالکل وہی تھی جو میرے ذہن میں تھی، یہ گفتگو عربی زبان کے بہت بڑے ماہر ابن طیب الفاسی کی ہے جو انہوں نے ابن اجدابی کی کتاب:
کفایۃ المحتفظ کی شرح میں صفحہ: 51 پر کی ہے جو کہ درج ذیل ہے:

"کتاب "کفایۃ المحتفظ" کے مؤلف نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات وہی ذکر کی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان کی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں، مؤلف کا یہ عمل ادب کے تقاضوں کے عین مطابق ہے؛ اس لیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صرف وہی اوصاف بیان کرنا جو اللہ تعالیٰ نے بیان کیے ہیں اس میں ایک تو اتباع ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اتباع کے علاوہ کچھ پسند نہیں، دوسری بات یہ ہے کہ اس میں اظہار ناتوانی اور عاجزی ہے کہ انسان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان خود ساختہ الفاظ کے ذریعے بیان ہی نہیں کر سکتا، اسی لیے اکابرین کرام عام طور پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ کرتے ہوئے صرف اسی پر اکتفا کرتے تھے جو کتاب و سنت میں بیان ہوا ہے، اپنی طرف سے خود ساختہ جملوں اور لفظوں کو استعمال نہیں کرتے تھے۔" مختصراً ختم شد

"معجم النہای اللفظیہ" (ص/362-363)

واللہ اعلم